فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یومِ ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۰ محرم ۱۳۸۹ | ۲۹ امان ۱۳۴۸ ہش | ۲۹ مارچ ۱۹۶۹ء | نمبر ۷۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ دنیا میں وحدت پھیلانا چاہتا ہے

جو شخص اپنے بھائی کو رنج پہنچاتا ہے ظلم اور خیانت کرتا ہے وہ وحدت کا دشمن ہے

"لوگ بڑے بڑے اور کھلے گناہوں سے تو اکثر پرہیز کرتے ہیں۔ بہت سے آدمی ایسے ہونگے جنہوں نے کبھی خون نہیں کیا۔ نقب زنی نہیں کی۔ یا اور اس قسم کے بڑے بڑے گناہ نہیں کئے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ لوگ کتنے ہیں جنہوں نے کسی کا گلہ نہیں کیا یا کسی اپنے بھائی کی ہتک کر کے اس کو رنج نہیں پہنچایا۔ یا جھوٹ بول کر خط نہیں کی؟ یا کم از کم دل کے خطرات پر استقلال نہیں کیا؟ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ ایسے لوگ بہت ہی کم ہوں گے۔ جو ان باتوں کی رعایت رکھتے ہوں اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوں۔ ورنہ کثرت سے ایسے ملیں گے جو تقریباً جھوٹ بولتے ہیں۔ اور ہر وقت ان کی مجلسوں میں دوسروں کا شکوہ شکایت ہوتا رہتا ہے۔ اور وہ طرح طرح سے اپنے کمزور اور ضعیف بھائیوں کو دکھ دیتے ہیں۔

اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلا مرحلہ یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔ میں اس وقت بُرے کاموں کی تفصیل بیان نہیں کر سکتا۔ قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک اوامر و نواہی اور احکام الٰہی کی تفصیل موجود ہے اور کئی سو شاخیں مختلف قسم کے احکام کی بیان کی ہیں۔ خلاصۃً یہ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو ہرگز منظور نہیں کہ زمین پر فساد کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا پر وحدت پھیلانا چاہتا ہے۔ لیکن جو شخص اپنے بھائی کو رنج پہنچاتا ہے۔ ظلم اور خیانت کرتا ہے، وہ وحدت کا دشمن ہے۔ جب تک یہ بدخیال دل سے دُور نہ ہوں کبھی ممکن نہیں کہ سچی وحدت پھیلے۔ اس لئے اس مرحلے کو سب سے اوّل رکھا۔

تقویٰ کیا ہے؟ ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابرار کے لئے پہلا انعام شربت کافوری ہے۔ اس شربت کے پینے سے دل بُرے کاموں سے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اس کے بعد ان کے دلوں میں بُرائیوں اور بدیوں کے لئے تحریک اور جوش پیدا نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷۴ و صفحہ ۳۷۵)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۲۸ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

۔۔ ربوہ ۲۸ امان۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۸ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپکی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین۔

۔۔ ربوہ ۲۸ امان۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ لیکن گزشتہ رات نیند نہیں آئی۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محبوب احمد خان صاحب اور بیگم راولپنڈی کو بتاریخ ۱۶ مارچ ۱۹۶۹ء دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ یہ ان کا پانچواں بچہ ہے اب بحمد اللہ ان کے تین فرزند اور دو بیٹیاں ہیں۔ نومولودہ حضرت ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی مرحوم کی پوتی اور محترم بابو نذیر احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ دہلی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے نومولودہ کو صحت و عافیت اور نیکی و تقویٰ شعاری کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

۔۔ اللہ تعالیٰ نے ۱۰ مارچ کی صبح کو عزیزم ڈاکٹر محمد طاہر صاحب کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ جو محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور علم کی دولت سے مالا مال فرما کر اسے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(بیگم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم)

مسعود احمد خان پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ امان ۱۳۴۸ ہش

ایمان اور عمل

ایمان ایک دل کی حالت ہوتی ہے اور یہ دراصل عمل کی بنیادی اینٹ ہوتی ہے جس طرح بغیر مضبوط بنیاد کے کوئی پختہ عمارت پائدار نہیں ہوتی اسی طرح کوئی عمل اس وقت تک کاری نہیں ہوتا جس کی بنیاد پختہ ایمان پر نہ ہو۔ گومگو کی حالت میں اور بے دلی سے جو کام کیا جاتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ اوّل تو انسان میں بغیر ایمان کے عمل کے لئے حرکت ہی پیدا نہیں ہوتی۔ اور اگر حرکت پیدا ہوتی ہے تو سُستی اور کاہلی کی نذر ہو جاتی ہے اور کام تکمیل نہیں پاتا۔ اِس لئے عمل کے لئے پہلی شرط پختہ ایمان کی ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں جہاں نیک اعمال کا ذکر آتا ہے اس سے پہلے ایمان کا ذکر ضرور ہوتا ہے۔

قرآنِ کریم کے شروع ہی میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

یعنی قرآن کریم متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے اور جو رزق ہم نے ان کو عطا کیا ہے اس کو فی سبیل اللہ خرچ کرتے ہیں۔

یہاں سب سے پہلے ایمان بالغیب کا ذکر ہے اس کے بعد اعمال یعنی نماز قائم کرنے اور انفاق کا ذکر آتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ صحیح طور پر نماز قائم کرنے اور انفاق کے لئے غیب پر پختہ ایمان پہلی شرط ہے۔ اگر کسی کو غیب پر ایمان نہ ہو اور وہ کسی بیرونی اثر کی وجہ سے نماز پڑھے اور انفاق کرے تو ایسے شخص کو منافق کہا جاتا ہے اور ایسے عمل سے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ کام اس کی طبع کے خلاف محض کسی اثر کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس سے وہ نماز اور انفاق سے پیدا ہونے والے روحانی فائدہ سے متمتع نہیں ہو سکتا۔

الغرض اعمال کے لئے ایمان بنیادی اینٹ کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن کوئی عمارت محض بنیادی اینٹ پر اگر تیار نہ کی جائے تو یہ فعل بھی عبث ہوتا ہے۔ اس لئے جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمیں عمل کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ دراصل نہایت مغالطہ خوردہ ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہیئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے .... صرف ماننے سے اللہ تعالےٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔ یہ وقت دعاؤں سے گزارو۔ رات اور دن تضرّع میں لگے رہو۔ جب ابتلاء کا وقت ہوتا ہے تو خدا تعالےٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں دعا۔ تضرّع۔ صدقہ خیرات کرو۔ زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔ مثل مشہور ہے کہ منتیں کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا۔ نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا۔ اگر انسان مان کر پھر اسے پس پشت ڈال دے تو اسے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا۔ بے سُود ہے۔ خدا تعالےٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔

قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے ایمان کے ساتھ عملِ صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں۔ ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے) عُجب (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں اُن سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم۔ عُجب۔ ریا۔ تکبّر اور حقوقِ انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں انسان عملِ صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے۔ اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لے کر رکھ چھوڑے تو اُسے کیا فائدہ ہو گا۔

اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے اب آئندہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپ کو تم نے کتنا صاف کیا۔ اب زمانہ ہے کہ خدا تعالےٰ تقویٰ کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے۔ بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے۔ انسان کے اپنے نفس کے ظلم ہی ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔

بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ آج کل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہیئے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ یہ دعا اول ہی قبول ہو چکی ہے۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گزارتا۔ ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو۔ کوئی بلا بغیر اذن کے نہیں آتی۔ جیسے مجھے یہ دعا الہام ہوئی۔ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۷۴ تا صفحہ ۲۷۶)

حدیث الرسولؐ

مومن دوسرے مومن کے لئے مضبوط عمارت کی طرح ہے

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا" وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب تشبیک الاصابع فی المسجد صفحہ ۶۹)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن دوسرے مومن کے لئے مضبوط عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصّہ دوسرے کو تقویت دیتا اور مستحکم بناتا۔ آپ نے اس مفہوم کو واضح کرنے کے لئے اپنی انگلیوں کی کنگھی بنائی کہ اس طرح اس عمارت کی گرفت مضبوط ہوتی ہے۔

جماعت ہائے احمدیہ غانا کا ۴۴ واں کامیاب جلسہ سالانہ

۔ چھ ہزار سے زائد افریقین احمدیوں کا مبارک اجتماع

۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا ایمان افروز پیغام

۔ تین وزراء حکومت اور متعدد نامور اصحاب کی شرکت

احمدیہ جماعت غانا کے سالانہ جلسہ کی روئداد قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کرکے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ تمام بیرونی مشنوں کو اپنے خاص فضل سے احسن طریق پر اسلام کی خدمت کی توفیق دے آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ جماعت ہائے احمدیہ غانا کا ۴۴ واں سالانہ جلسہ مورخہ ۹، ۱۰، ۱۱ صلح (جنوری) کو بمقام سالٹ پانڈ جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگیا۔ ذیل میں اس جلسہ کی مختصر روئداد پیش ہے۔

جلسہ گاہ

حسب سابق مقام جلسہ کے لئے سمندر کے ایک کنارا پر کوکونٹ درختوں کے درمیان ایک وسیع قطعہ منتخب کیا گیا تھا۔ مقامی جماعت نے وقار عمل کے ذریعے مقام اجتماع کی صفائی میں حصہ لیا۔ جلسہ گاہ تک جانے والے راستوں کی صفائی اور روشن بندی کی گئی۔ سٹیج کے تین اطراف مختلف قسم کے حلقے بنا دیئے گئے۔ ہر حلقہ کا نام نمایاں طور پر آویزاں کردیا گیا۔ سٹیج کے لئے اسال سائبان کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ گاہ جھنڈیوں سے مزین تھا۔ دفتر معلومات اور دفتر گمشدہ اشیاء بھی قائم کئے گئے تھے تاکہ زائرین کو سہولت رہے۔ آلہ مکبر الصوت کا انتظام پہلے کی نسبت بہت بہتر تھا۔ جس سے دور دور تک آواز بآسانی پہنچ رہی تھی۔

انتظام رہائش گاہ

خدا تعالےٰ کے فضل سے جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔ باوجود نئی تعمیر شدہ بلڈنگ کے (احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج) مکانیت وسیع کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ملک کے تمام حصوں سے آنے والے مہمانوں کی رہائش کے لئے مندرجہ ذیل عمارات سے فائدہ اٹھایا گیا۔ جماعت احمدیہ مشن ہاؤس سالٹ پانڈ۔ احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ۔ احمدیہ پرائمری سکول۔ احمدیہ مڈل سکول

اس کے علاوہ متعدد احمدی گھرانوں نے باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے اپنے گھروں میں جگہ دی۔ عیسائی احباب نے بھی مہمانوں کے لئے مکانات پیش کئے جزاھم اللہ احسن الجزاء

مہمانوں کی آمد

جلسہ کے لئے ۹، ۱۰، ۱۱ صلح کے دن مقرر تھے۔ لیکن مہمانوں کی آمد ۶ صلح سے ہی شروع ہوگئی۔ سب سے زیادہ تعداد اکٹھے آنے والے ٹرینوں کی ۸ صلح کو رہی مہمانوں نے اپنا وقت تسبیح، اذکار میں صرف کیا۔ اور جلسہ کے تین یوم اجتماعی دعاؤں اور جلسہ کی برکات کے حصول میں گزارے۔ سفر کے دوران بھی مخلصین جماعت نے درود و صلوٰۃ کا ورد جاری رکھا۔ راقم الحروف نے خود مشاہدہ کیا کہ لاریوں اور ٹرکوں پر جو احباب تشریف لاتے تھے وہ پُرجوش انداز میں مقامی زبانوں میں گیت اور ترانے (حمد، درود، آمد مہدی) گاتے تھے۔

پہلے روز کی کارروائی

مورخہ ۹ صلح کو ۴ بجے علی الصبح جملہ حاضرین نے نماز تہجد باجماعت پڑھی۔ پانچ بجے نماز فجر ادا کی گئی۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے تلقین عمل کے تحت جماعت کو نصائح فرمائیں۔

اجلاس اول

ساڑھے آٹھ بجے تلاوت قرآن مجید سے اجلاس اول کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت اور اکان (AKAN) (ترجمہ) مکرم رشید ابوبکر گورمن نے پیش کیا۔ اجلاس اول کی صدارت کے فرائض وزیر اطلاعات جناب ابراہیم محمد نے انجام دیئے۔

جماعت احمدیہ وا (WA) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدے سے

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ

میں سے چند اشعار سنائے۔

سوا نو بجے مکرم امیر صاحب غانا مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے کانفرنس کا افتتاح فرمایا۔ اور ایک لمبی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شامل ہوئے۔ خطبہ افتتاحیہ میں آپ نے فرمایا۔

"یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ ہم ۴۴ ویں جلسہ میں اللہ تعالےٰ کا نام بلند کرنے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے لئے ایک دفعہ پھر اکٹھے ہوئے ہیں۔"

آپ نے ہر احمدی کو باطنی صفائی کی تلقین کی۔ سچ کو اپنا امتیاز بنانے پر زور دیا۔ خطبہ جاری رکھتے ہوئے امیر صاحب نے حکومت کو بھی توجہ دلائی کہ مسلمانوں کے مفادات کا خیال رکھے۔ اس سلسلہ میں عیدین کے موقعوں پر عام تعطیل اور ریڈیو نیز ٹیلیویژن پروگراموں میں مسلمانوں کو مناسب وقت دیئے جانے پر زور دیا۔

عنقریب ملک میں عام انتخابات ہونے والے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے جملہ حاضرین کو تعلیم اسلام پر عمل کرنے کی تلقین کی

پیغامات

افتتاحی دعا سے قبل مکرم امیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا برقیہ جو حضور نے ازراہ محبت جماعت احمدیہ غانا کے جلسہ کے لئے ارسال فرمایا تھا پڑھ کر سنایا۔

دوسرا پیغام محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا تھا جو کانفرنس میں پڑھ کر سنایا گیا۔ سیرالیون اور نائیجیریا کے امراء جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی کانفرنس کے لئے پیغامات موصول ہوئے

تقاریر

پیغامات سنائے جانے کے بعد دس بجے سے ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر تک مندرجہ ذیل علمی تقاریر ہوئیں۔

۱۔ اسلام — مسائل عالم کا حل — مکرم اسمٰعیل اڈو صاحب کماسی

۲۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ — مکرم ملک غلام نبی صاحب مبلغ علاقائی مکمکی

۳۔ تربیت اولاد کے بارے میں تعلیم اسلامی — مکرم قریشی مبارک احمد صاحب " " "

۴۔ مسلم اتحاد — مکرم الحاج حسن العطا صاحب " " "

وزیر تعمیرات کا خطاب

مکرم جناب یوسف علی صاحب وزیر تعمیرات مہمان اعزازی کی حیثیت سے مدعو تھے۔ آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے اپنے خراج عقیدت پیش کیا۔ اور فرمایا۔

"احمدیت نے احیاء اسلام کی بنیاد رکھی ہے۔ احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام کے مشعل بردار ہیں۔"

ملکی حالات کے تذکرہ میں وزیر تعمیرات نے فرمایا کہ ملک کو بے غرض، تقویٰ شعار اور قربانی کرنے والے لوگوں اور سربراہوں کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کو اخلاقی قوتوں سے مسلح ہونا چاہیئے۔ یہی وہ راہ ہے جس کے ذریعہ سے قرآن کریم کی ہدایتوں پر ہم گامزن ہوسکتے ہیں۔"

آپ نے مسلمانوں کو باہمی چپقلش ختم کرنے کی تلقین کی۔ اور اس غرض سے ایک اسلامی کونسل کی تشکیل کی تجویز پیش کی جو باہمی معاملات طے کرانے میں مدد دے۔ آپ نے فرمایا کہ ملک میں مسلمانوں کی بہت معقول تعداد ہے جیسے

کی چھٹیوں اور نمازِ جمعہ کے لئے وقت ملنے کا مطالبہ اسلامی کونسل کے ذریعہ سے پیش ہونا چاہیئے۔"

آخر میں آپ نے تعلیم کی ضرورت پر زور دیا اور بتایا کہ "صدیوں قبل تعلیمی برتری مسلمانوں کا طرۂ امتیاز تھا۔ میں آج بھی اس دن کا منتظر ہوں کہ مسلم ڈاکٹرز مسلم انجینئرز، مسلم وکلاء — چاروں طرف دیکھوں۔"

صاحبِ صدر کی تقریر

وزیر اطلاعات جناب ابراہیم محمد صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ یہاں جمع ہونے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کریں۔ اسی طرح اپنی کامیابیوں اور ناکامیوں کو پرکھ سکیں۔

سب سے پہلے تو ہمیں آئندہ نسلوں کی تربیت کی فکر کرنی چاہیئے اور پھر ملک کے طول و عرض میں تبلیغِ اسلام کی ضرورت ہے۔ وزیر موصوف نے فرمایا کہ

"دورِ اوّل میں اس ملک غانا میں اسلام شمالی علاقہ سے داخل ہوا تھا اب دورِ ثانی میں جماعتِ احمدیہ جنوب کے ساحلی علاقہ میں اسلام لے کر آئی ہے۔"

صدارتی تقریر کے بعد ایک اسلامی ترانہ پیش کیا گیا۔ ساڑھے بارہ بجے اجلاسِ اوّلی کی کارروائی ختم ہوئی۔

نمازِ ظہر و عصر مکرم امیر صاحب کی اقتداء میں میدانِ جلسہ گاہ میں ڈیڑھ بجے ادا کی گئی۔ دو بجے بعد دوپہر اجلاس دوم کی کارروائی حسبِ پروگرام شروع ہوئی۔

اجلاس دوم

صدارت کے فرائض ملک کی ایک اور معروف شخصیت الحاج یعقوب تالی (ALHAJ YAKUB TALI) نے انجام دیئے۔ موصوف غانا کے شمالی علاقہ میں ایک ریاست کے مالک ہیں۔ حکومتِ غانا کی طرف سے نائیجیریا میں ہائی کمشنر متعین رہ چکے ہیں اور مسلمانوں کے راہنما ہیں۔ سابق پارلیمنٹ غانا میں ڈپٹی سپیکر تھے۔

کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو جناب موسیٰ ڈون کرنے پیش کی بعدہٗ احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج کے طلباء نے حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام کے چند عربی اشعار حاضرین کو سنائے۔

تقاریر

اس اجلاس میں مندرجہ ذیل علمی تقاریر ہوئیں:۔

۱۔ "اسلام کی حیاتِ نو — بذریعہ احمدیت"
(مکرم اسحٰق عبداللہ صاحب۔ اکرہ)

۲۔ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات"
(مکرم الحاج مرزا لطف الرحمان صاحب مبلغ علاقائی۔ اکرہ)

۳۔ "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات"
(مکرم عبداللہ بوائٹنگ صاحب۔ کماسی۔)

۴۔ "فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی اہمیت"
(مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب قائمقام پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ)

یہ سلسلہ تقاریر چار بجے تک جاری رہا۔ حاضرین نے ہمہ تن گوش تقاریر کو سنا اور محظوظ ہوئے۔

صدارتی تقریر

چار سے سوا چار بجے تک صاحبِ صدر نے تقریر فرمائی۔ آپ نے ناظمینِ جلسہ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد فرمایا کہ:۔

"ہم اس کانفرنس کے موقع پر ایک مقصد لے کر آئے ہیں۔ وہ مقصد کیا ہے؟ یہی کہ اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں۔ تقوےٰ شعار بنیں، ہمت خلوص اور باطنی صفائی کے ذریعہ سے ایمان کی بنیادیں استوار کریں۔ ہمارا مذہب — اسلام — عملی زندگی کے لئے متعدد سوالات ہمارے سامنے رکھتا ہے:۔

- مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم کہاں تک دوسروں پر اثر انداز ہوتے ہیں؟
- کیا ہمارے اعمال اسلامی ہیں؟ کیا ہمارے اعمال گند، جھوٹ اور نفرت سے پاک ہیں؟
- کیا ہم ہر موقع پر سچ بولتے ہیں؟ گھروں میں آپس کے معاملات میں؟

یہ ہیں وہ سوالات جو ہمیں اپنے آپ سے پوچھنے چاہئیں اور اس کانفرنس کے موقع پر حل کرنے چاہئیں۔ اسلامی تعلیم اور قانون ہم میں سے ہر ایک کے لئے قطب نما کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہی پر عمل پیرا ہو کر ہم خدائے رحمٰن کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔ ایمانِ حقیقی ایسی خصوصیات پیدا کر دیتا ہے کہ بے یقینی اور بے عملی کے سائے قریب نہیں آتے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے موصوف نے فرمایا:۔

"یہ دوسرا موقع ہے کہ میں آپ کی کانفرنس میں شریک ہوا ہوں۔ آئیے قانونِ الٰہی کو اپنائیں — قول و فعل میں اسلام کی مکمل اطاعت کریں۔"

تقریر کے آخر میں صدر موصوف نے جماعتِ احمدیہ کے کام کو جاری رہنے اور اسے مزید تقویت پہنچنے کی تمنّا کا اظہار کیا اور فرمایا:۔

"برادرانِ اسلام! یہ کانفرنس یقیناً ایمان افروز ہے۔"

اجلاس ختم ہونے سے قبل مکرم محمد آرتھر صاحب پریذیڈنٹ جماعت نے صاحبِ صدر کا شکریہ ادا کیا کہ ہماری کانفرنس میں شریک ہو کر خطاب سے نوازا۔

چار بج کر بیس منٹ پر اجلاس دوم کی کارروائی ختم ہوئی۔

اجلاس سوم

ساڑھے سات بجے سے آٹھ بجے شام کے وقفہ میں جملہ حاضرین نے مقامِ جلسہ پر ہی نمازِ مغرب و عشاء ادا کیں۔ بعد ازاں مکرم یو۔ بی۔ آدم صاحب مقامی چیئرمین جماعتِ احمدیہ کی صدارت میں اجلاس سوم کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم عبداللہ یعقوب صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں تقریر "احمدیت کیا ہے؟" مکرم یوسف احمد ایڈوسائے صاحب سرکٹ مبلغ نے کی۔

نو بجے شب بخیر ہوئی۔

تبصرہ

سیرت و سوانح حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ

۱۱۲ صفحات پر مشتمل اس کتابچہ کے مؤلف مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی ہیں جسے مکرم مولوی عبداللطیف صاحب بہاول پوری نے شائع فرمایا ہے۔

حضرت حافظ روشن علی صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک نامور بزرگ اور جیّد عالم تھے جنہیں خلافتِ ثانیہ کے ابتدائی دور میں سلسلہ احمدیہ کی غیر معمولی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ ان کے بلند مقام، ان کے تقوےٰ اور تبحر علمی کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں "زبردست حامیٔ اسلام"، "سلسلہ کا ایک قیمتی وجود اور" عبدالکریم ثانی" قرار دیا۔

زیرِ نظر کتابچہ میں حضرت حافظ صاحب کی سیرت و سوانح سے تعلق رکھنے والے قریباً تمام ایمان افروز حالات کو عمدگی کے ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔

احبابِ جماعت کو اور خصوصاً احمدی نوجوانوں اور بچوں کو ضرور اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے تاکہ ان کے دلوں میں بھی اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کا شوق پیدا ہو اور انہیں علم ہو کہ ہماری جماعت میں کیسے کیسے جلیل القدر اور بلند پایہ عالم باعمل اور بزرگ گزرے ہیں۔

قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے۔ پبلشر سے طلب کریں۔

درخواستِ دعا

حضرت والد محترم حاجی محمد فاضل صاحب کا مورخہ ۱۰ مارچ کو میو ہسپتال لاہور میں آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے۔ الحمد للہ اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ جملہ احباب دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم شفاءِ کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ آمین۔

(خاکسار محمد اعظم بوٹالوی عفی عنہ ۱۷۔ ۵ نصرت کالونی۔ لاہور)

(۲) برادرم سردار عبدالسلام صاحب تاحال بیمار ہیں میری بیوی کو پھر زیادہ تکلیف ہے اور اسکی مرض شدت اختیار کر گئی ہے۔ جملہ تکالیف اور پریشانیوں سے نجات کے لئے بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے۔

(سردار رحمت اللہ دارالرحمت۔ ربوہ)

دعا کی اہمیت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ارشادات

(قسط نمبر ۲)

دعا سے کیا مراد ہے

دعا کی حقیقت و ماہیت اور تعریف کے بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"پہلی حرکت جو فضل کے ذریعہ روح میں پیدا ہوتی ہے وہ دعا ہے یہ مت خیال کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ رکھتی ہے وہ فنا کرنے والی چیز ہے وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے ..... وہ موت ہے پر آخر کو زندہ رکھتی ہے وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲)

دعا کرنے والوں میں پاک تبدیلی

اس کے بعد حضور علیہ السلام ایک سچی اور مخلصانہ دعا کے جو نیک نتائج پیدا ہوتے اور دعا کرنے والے میں جو پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں :-

"مبارک وہ فیدی جو دعا کرتے ہیں۔ تھکتے نہیں۔ کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن وہ دیکھنے لگیں گے مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے"

آگے فرماتے ہیں :-

"مبارک تم جبکہ دعا کرتے ہیں کبھی نامراد نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم جزا دینے والا صادق وفادار عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق و وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔"

"دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کرو اور شکست کو قبول کرو تا بڑی بڑی فتحوں کے وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ گویا وہ اور خدا ہے۔ حالانکہ اور کوئی خدا نہیں۔ مگر نئی تجلی نئے رنگ میں اسی کو ظاہر کرتی ہے تب اس خاص تجلی کے شان میں اس تبدیلی یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا۔ یہی وہ خوارق ہے۔"

"غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے لئے روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھلائی ہے ..... اور روح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے ہر ایک ہیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے۔ اور اس کا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبتوں اور تعلقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے اور اس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گر کر اپنے خیال جو کھو دیتی ہے۔ اور اپنے نقش وجود کو مٹا دیتی ہے یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے اور شریعت اسلامی نے اس کی تصویر معمولی نماز میں کھینچ کر دکھلائی ہے تا وہ جسمانی نماز روحانی نماز کی طرف متحرک ہو۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۲۳-۲۲۷)

اس کے بعد حضور علیہ السلام سچی دعاؤں کے ذریعہ معجزات و خوارق اور ناقابل انکار نشانات ظاہر ہونے کی تفصیل بیان فرما کر اپنی جماعت کو دعاؤں پر خاص زور دینے کی تاکید فرماتے ہوئے بالآخر فرماتے ہیں کہ چاہیئے کہ انسان

"ہر وقت جناب الٰہی میں نالاں رہے تا وہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اس کو باہر نکالے اور ایک ایسی آگ اس میں پیدا کرے جو بدی کے خس و خاشاک کو بھسم کر دے اور ایک ایسی قوت عنایت کرے جو نفسانی جذبات پر غالب آ جاوے اور چاہیئے کہ اسی طرح دعا میں لگا رہے جب تک کہ وہ وقت آ جاوے کہ ایک الٰہی نور اس کے دل پر نازل ہو اور ایک ایسا چمکتا ہوا شعاع اس کے نفس پر گرے کہ تمام تاریکیوں کو دور کر دے اور اس کی کمزوریاں دور فرماتے اور اس میں پاک تبدیلی پیدا کرے کیونکہ دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے اگر مردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۲۷)

کھلتے ہیں عجب ہمدم اسرار دعاؤں سے
مومن پہ برستے ہیں انوار دعاؤں سے
دہتی ہے مرا دل میں اک شمع یقیں روشن
بن جاتا ہے شائستہ کردار دعاؤں سے
محمود کے وجود سے ظاہر ہے حقیقت یہ
بن جاتا ہے صحرا بھی گلزار دعاؤں سے

(نائب قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

نقد و نظر

محترم محمد یامین مرحوم کتب فروش ایک نہایت مفید سیٹ شائع کرتے رہے ہیں جو مندرجہ ذیل کتب پر مشتمل ہوتا ہے :-

(۱) قبولیت دعا کے طریق کلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ۲۰ پیسہ (۲) پنج ارکان اسلام ۲۵ پیسہ (۳) نماز مترجم ۳۰ پیسہ (۴) ادعیۃ الفرقان ۲۰ پیسہ (۵) ادعیۃ الرسول ۳۰ پیسہ (۶) ادعیۃ المسیح الموعود ۲۵ پیسہ (۷) چہل احادیث ۱۰ پیسہ مؤلفہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۸) وفات مسیح ۱۰ پیسہ

آپ کے بعد آپ کے صاحبزادہ حافظ مبین الحق شمس نے نظر ثانی کے بعد باہتمام محترمہ صفیہ بانو صاحبہ بیوہ محترم محمد یامین یہ سیٹ شائع کیا ہے۔ کتب کی افادیت ان کے نام سے ظاہر ہے ہر گھر میں موجود ہونا چاہیئے۔ اپنی اور بچوں کی تربیت کے لئے نہایت مفید چیز ہے پورے سیٹ کی قیمت ایک روپیہ ۷۰ پیسہ ہے۔ الگ الگ کتاب کی قیمت ساتھ درج ہے۔ محترمہ صفیہ بیگم بیوہ محترم محمد یامین صاحب تاجر کتب محلہ دارالرحمت سے خرید فرمائیں۔

وعدہ جات تحریک خاص لجنہ اماء اللہ برائے پانچ لاکھ روپے

تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کی وعدہ جات کی اس سے قبل دس قسطیں شائع کی جا چکی ہیں۔ اخبار میں چونکہ گنجائش زیادہ نہیں ہوتی اسلئے آئندہ سے صرف وہ وعدہ جات اخبار میں شائع کئے جائیں گے۔ جن کا وعدہ ایک سو یا اس سے زائد ہو۔ وصولی کی فہرستیں ماہ بماہ نام بنام رسالہ مصباح میں ضمیمہ کے طور پر شائع کی جائیں گی۔ جن کی طرف سے اب تک چندہ وصول ہوا ہے ان کے نام دفتر سے میری دستخطی چٹھیاں جا رہی ہیں۔ اگر کسی کو نہ ملے تو اطلاع دیں اور یہ بھی دیکھ لیں کہ اس پر میرے دستخط ہیں یا نہیں۔

۱۔ امۃ اللہ بی بی بنت ڈاکٹر عبد القدیر قاضی احمد ضلع نواب شاہ -/۵۲۵
ان کی طرف سے -/۱۳۲ روپے وصول ہوئے

۲۔ عزیزہ بیگم میاں غلام محمد صاحب اختر ربوہ	-/۵۰۰
۳۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری منور احمد صاحب ملتان	-/۵۰۰
۴۔ زبیدہ بیگم مجوکہ حال ملتان	-/۲۰۰
۵۔ مسز منور احمد شہزان ہوٹل ملتان	-/۱۰۰
۶۔ وسیمہ مبارکہ دختران ملک شیر محمد صاحب مجوکہ	-/۱۰۰
۷۔ اہلیہ صاحبہ شیخ امیر احمد صاحب ملتان	-/۱۰۰
۸۔ استانی عائشہ بیگم صاحبہ "	-/۱۰۰
۹۔ بیگم ملک منیر احمد صاحب "	-/۱۰۰
۱۰۔ شمیم سلطانہ سیر الیون مغربی افریقہ	-/۱۰۰

تفصیلی وعدہ جات کی کل میزان ایک لاکھ انیس ہزار چھ سو چوالیس روپے تک پہنچ چکی ہے باقی لجنات حلقہ اپنے وعدہ جات بھجوائیں۔

(حاکسارہ مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مرغی خانہ کھولنے کا موسم آگیا

خدا کے فضل سے ہمارے چوزے مارکیٹ میں بہت مقبول ہوئے ہیں۔ اور سینکڑوں کی تعداد میں سپلائی کئے جا رہے ہیں۔ یہ چوزے انڈے دینے میں بے مثال صحت مند ہر لحاظ سے بہتر اور گارنٹی شدہ ہیں۔ ان کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے بھی زائد ہے۔ مرغی خانہ کے شائقین جلد آرڈر ریزرو کروالیں۔

۱۔ ریٹ ایک روزہ چوزے ۱۵۰ روپے سینکڑہ
۲۔ ایک ہزار سے زائد آرڈر پر ۱۲۵ " سینکڑہ
بچانے والے انڈے ۶ روپے درجن

منیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

بواسیر کیلئے تیر بہدف دوا پائلز کیور -/۱۰

پمفلٹ اور نمونہ کی دوا مفت منگوائیں
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

م اور گذشتہ جلسہ سالانہ پر دینی تحقیق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور حضور کا ارشاد ہے کہ ہر سال یہ مقابلہ ہونا چاہیئے۔ سلسلہ کے اہل قلم احباب اور کالجوں کے پروفیسر صاحبان اور سلسلہ کے مربی حضرات اور سینئر کلاسز کے طالب علموں کو خصوصی طور پر توجہ کرنی چاہیئے اور اعلامیہ کے مطابق مضامین لکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

فضل عمر فاؤنڈیشن کا ضروری اعلامیہ برائے ۱۹۶۹ء

علمی تصانیف پر پانچ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک ایک ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام - بنیادی اسلامی عقیدہ مثلاً ہستی باری تعالیٰ، صفات الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضاء و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام - اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام - تاریخ مذاہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام - اسلامی اقتصادیات۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام - کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

(۱) یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

(۲) مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جا سکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔

(۳) یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائیگا

(۴) یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو

(۵) پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی

(۶) انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا۔ جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

(۷) ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے۔ بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

(۸) انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا۔ لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے بڑے حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(۹) مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا۔ مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر سے استصواب کرے۔

(۱۰) اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کسی شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا۔ صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس بارے میں اس کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

نوٹ:- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مواقع پر

اب مسلح فوج ہی پاکستان کو تباہی سے بچا سکتی ہے

ملک کی سول انتظامیہ اور آئینی حکومت غیر مؤثر ہو کر رہ گئی ہے

کمانڈر انچیف جنرل یحییٰ خان کے نام صدر ایوب خاں کا خط

راولپنڈی ۲۷ مارچ۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل اے ایم یحییٰ خان کو ملکی حالات کے سلسلے میں ۲۴ مارچ کو ایک خط لکھا تھا جس کا متن درج ذیل ہے :-

ایوان صدر راولپنڈی مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۶۹ء

مائی ڈیر جنرل یحییٰ خان !

میں بڑے دکھ کے ساتھ اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ملک میں سول انتظامیہ اور آئینی نظام معطل ہو کر رہ گیا ہے اگر صورت حال کو موجودہ تشویش انگیز رفتار سے مزید خراب ہونے دیا گیا تو اقتصادی نظام تباہ ہو جائے گا اور مہذب زندگی گزارنا ممکن نہیں رہے گا اب میرے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں

کہ میں مسلح افواج سے جو ملک میں واحد مؤثر قانونی ذریعہ رہ گئی ہیں ملک کا انتظام سنبھالنے کے لئے کہوں۔ اللہ کے فضل و کرم سے مسلح افواج اس پوزیشن میں ہیں کہ وہ صورت حال پر قابو پا سکیں۔ صرف وہی آئینی طریقے سے ملک میں معقولیت بحال کر سکتی ہیں اور ملک کو دوبارہ ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتی ہیں۔

ہماری آخری مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ملک میں ہمارے ایمان کے بنیادی اصولوں

اور عوام کی ضروریات کے مطابق جمہوریت بحال کی جائے اور اسے برقرار رکھا جائے۔ اس میں ہمارے عوام کی نجابت پوشیدہ ہے جو دانش مندی اور لگن کی زبردست خصوصیات کے حامل ہیں اور جو عالمی امور میں اہم کردار ادا کریں گے۔

یہ ایک المیہ ہے کہ اس وقت جب ہم خوشگوار اور خوش حال مستقبل کی طرف رواں دواں تھے ہم نامعقول ایجی ٹیشن کے اندھے غار میں گرا دیئے گئے ہیں اس ایجی ٹیشن کو خواہ کتنا ہی شاندار نام کیوں نہ دیا گیا ہو آنے والا وقت ثابت کرے گا کہ یہ مصیبت کھڑی کرنے والے کس کی پشت پناہی اور ہدایات و تربیت کے تحت کام کر رہے تھے۔ انہوں نے حکومت کے لئے عام لوگوں کی جان و مال کی حفاظت امن عامہ اور شہری آزادیوں کو برقرار رکھنا ناممکن بنا دیا تھا۔ انتظامیہ کے ہر ذریعہ اور عوام کی دانشمندانہ رائے کے اظہار کے ہر طریقے پر غیر انسانی دباؤ ڈالا گیا لگن سے کام کرنے والے مگر تحفظ سے محروم سرکاری اہل کاروں کو ظالمانہ نکتہ چینی اور بلیک میل کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام اخلاقی اور سماجی اصول تباہ ہو گئے اور سرکاری ادارے بے اثر ہو کر رہ گئے۔

ملک کی اقتصادی زندگی مفلوج ہو گئی مزدوروں اور مزدوروں کو لاقانونیت اور بیجا اقدامات کرنے پر ابھارا گیا۔ زیادہ تنخواہوں اور مزدوری کے مطالبات ڈرا دھمکا کر پورے کرائے جا رہے ہیں۔ مگر پیداوار کم سے کم تر ہوتی جا رہی ہے۔ ملک کی برآمدات گر گئی ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ ملک عنقریب افراط زر کا شکار ہو جائے گا۔

یہ سب کچھ ان لوگوں کا کیا دھرا ہے جنہوں نے گزشتہ چند ماہ کے دوران عوامی تحریک کی آڑ میں ملک کی جڑوں پر ضرب کے بعد ضرب لگائی یہ بات افسوس ناک ہے کہ بڑی تعداد میں معصوم لوگ ان کے مذموم عزائم کی بھینٹ چڑھ گئے۔

میں نے اپنی اہلیت کے مطابق ہر قسم کے حالات میں ملک کی خدمت کی ہے اس دوران غلطیاں بھی ہوئی ہوں گی۔ مگر جو کامیابیاں حاصل کی گئی ہیں وہ بھی نظر انداز کرنے کے قابل نہیں۔ بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو نہ صرف میرے کئے ہوئے کاموں کو بلکہ سابقہ حکومتوں کی کامیابیوں کو بھی برباد کرنے

کے خواہش مند ہیں مگر سب سے زیادہ المناک اور دل شکن بات یہ ہے کہ یہاں ایسے عناصر بھی ہیں جو حضرت قائداعظم کی حاصل کردہ کامیابیوں یعنی پاکستان ہی کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔

میں نے موجودہ بحران کو دور کرنے کے تمام آئینی اور قانونی ذرائع آزمائے ہیں۔ میں نے ان تمام لوگوں سے ملاقات کی پیش کش کی جو عوام کے لیڈر تصور کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض حال ہی میں ایک کانفرنس میں شریک ہوئے اور وہ بھی اس وقت جب کہ میں پیش کردہ شرائط کو پورا کر دیا۔ پھر بھی بعض نامعلوم وجوہ کی بنا پر کانفرنس میں شمولیت سے انکار کر دیا۔ میں نے ان لوگوں سے کہا کہ وہ کوئی متفقہ فارمولا تیار کریں مگر کئی دن غور و خوض کے بعد بھی وہ ایسا فارمولا وضع کرنے میں ناکام رہے

بالآخر وہ دو باتوں پر متفق ہوئے اور میں نے ان دونوں کو منظور کر لیا۔ پھر میں نے یہ پیش کش کی کہ جن امور پر اتفاق نہیں ہو سکا انہیں عوام کے نمائندوں کے سپرد کر دیا جائے جو بالغ رائے دہی کی بنیاد پر منتخب کئے جائیں گے۔ میری یہ دلیل تھی کہ اس کانفرنس میں جو نمائندے شریک ہیں عوام نے انہیں منتخب نہیں کیا لہٰذا وہ ان تمام آئینی مسائل کا فیصلہ نہیں کر سکتے جن پر ان کے درمیان اتفاق رائے بھی نہیں۔ میرا خیال تھا کہ میں قومی اسمبلی کا اجلاس طلب کروں گا تاکہ جن دو نکات پر اتفاق رائے ہو گیا ہے ان پر غور کر سکے۔ مگر جلد ہی یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ ایک بے سود کام ہو گا حالات اور بھی خراب ہو جائیں گے۔ بھلا کوئی شخص تشدد کی مسلسل دھمکیوں کے زیر اثر رہتے ہوئے مسائل پر ٹھنڈے دل سے غور و فکر کر سکتا ہے۔

قومی اسمبلی کے ارکان اب آزاد نمائندے نہیں رہے۔ اور یہ بات ممکن نہیں کہ دو متفقہ نکات بھی منظور کرائے جا سکیں۔ دراصل ارکان اسمبلی کو دھمکایا جا رہا ہے کہ وہ اسمبلی کے اجلاس کا بائیکاٹ کر دیں یا پھر ایسی تراکیب پیش کریں جن کے باعث مرکزی حکومت بھی ختم ہو جائے۔ مسلح افواج کو برقرار رکھنا ناممکن ہو جائے ملک کی معیشت تقسیم ہو جائے اور پاکستان چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے۔ اس قسم کے ابتر حالات میں اسمبلی کا اجلاس منعقد کرنے سے صورت حال اور خراب ہو جائے گی۔

حکومت کے لئے یہ ناممکن ہو گیا ہے کہ وہ موجودہ سنگین صورت حال سے عہدہ برآ ہو سکے۔ مسلح افواج کو آگے بڑھنا چاہیئے یہ آپ کی قانونی اور آئینی ذمہ داری ہے

کہ آپ اس ملک کا دفاع کریں۔ اور اسے نہ صرف بیرونی جارحیت بلکہ اندرونی انتشار اور خلفشار سے بھی بچائیں۔ قوم آپ سے یہ توقع رکھتی ہے کہ آپ اپنا فرض ادا کریں ملک کی سلامتی اور استحکام کی حفاظت

کریں اور ملک میں سماجی اور اقتصادی زندگی اور نظم و نسق بحال کریں تاکہ ۱۲ کروڑ افراد کے اس ملک میں خوشی اور امن قائم ہو سکے۔

مجھے یقین ہے کہ آپ ملک کی اس زبردست مشکل کو حل کرنے کی صلاحیت لگن، دانش اور حب وطن سے بہرہ ور ہیں۔ آپ ایک ایسی فوج کے سربراہ ہیں جس کا دنیا بھر میں احترام کیا جاتا ہے پاک فضائیہ اور بحریہ میں آپ کے رفقائے کار باعظمت لوگ ہیں۔ مجھے علم ہے کہ آپ کو ان کی مکمل حمایت حاصل ہو گی۔ پاکستان کی مسلح افواج کو مل کر ملک کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بچانا چاہیئے۔

عزت افزائی !

میں آپ کا شکر گزار ہوں گا اگر آپ تمام سپاہیوں، ہوا بازوں۔ بحریہ کے ارکان تک یہ بات پہنچا دیں کہ میں ان کا سپریم کمانڈر ہونے کی حیثیت پر ہمیشہ فخر کرتا رہوں گا۔ انہیں علم ہو گا کہ موجودہ سنگین حالات میں انہیں پاکستان کے تحفظ کا فرض ادا کرنا ہے۔

ان کا رویہ اور ان کے اقدامات اسلام کے اصولوں اور اس عقیدے کے مطابق ہونے چاہئیں کہ وہ عوام کے دفاع کی خدمت کر رہے ہیں۔

یہ ایک عظیم عزت افزائی ہے کہ میں نے اتنا عرصہ پاکستان کے بہادر عوام کی خدمت کی ہے خدا عظمت، ترقی اور خوشحالی کی طرف ان کی رہنمائی کرے۔ مجھے آپ کی وفاداری پر آپ کو بھی خراج تحسین پیش کرنا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ ساری زندگی حب وطن کے جذبہ سے سرشار رہے ہیں۔ میں آپ کی کامیابی اور عوام کی خوشحالی کے لئے دعا گو ہوں۔

آپ کا۔ محمد ایوب خان

ترسیل زر اور انتظامی امور
سے متعلق
مینجر
روزنامہ الفضل ربوہ
سے
خط و کتابت کیا کریں،

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں
(مینجر)

اسلام کے معنی ہیں ایسے افعال بجالانا جن سے انسان ہلاکت سے محفوظ ہو جائے

یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری سے فتنہ و فساد مٹ جائے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الحج کی آیت هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ نے اسلام کے لئے ایسا نام چنا ہے جو اپنے اندر بڑی بھاری خوبیاں اور حکمتیں لئے ہوئے ہے۔ چنانچہ س ل م جو اسلام کے اصلی حروف یا روٹ ہیں۔ عربی زبان میں جہاں بھی اکٹھے ہوں گے وہاں ان کے معنوں میں حفاظت کے معنے ضرور پائے جائیں گے۔ اور پھر یہ حروف جس شکل میں بھی بدلتے چلے جائیں ان سب صورتوں میں حفاظت کے معنے بدستور پائے جائیں گے۔ مثلاً اسلام ہے۔ اس کے معنے فرمانبرداری کے ہیں۔ اور ان معنوں میں حفاظت لازمی طور پر پائی جاتی ہے کیونکہ جب کوئی شخص کسی بڑے آدمی کی فرمانبرداری کرتا ہے اور اس کی بات مان لیتا ہے تو طبعی طور پر وہ ان تکالیف سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ جو اس بڑے آدمی کی طرف سے پہنچ سکتی ہیں۔ اور پھر اسی کے مال و جان کی حفاظت کی جاتی ہے جو مطیع و منقاد ہو چنانچہ جو لوگ باغی ہوتے ہیں وہ گورنمنٹ کی حفاظت میں نہیں ہوتے بلکہ گزشتہ زمانہ میں تو ایسے لوگ آؤٹ آف لاز کہلاتے تھے۔ اور ان کو اگر کوئی قتل بھی کر دیتا تھا تب بھی گورنمنٹ کوئی گرفت نہیں کرتی تھی۔ پھر سَلْمٌ ہے۔ جس کے معنے آفات اور مصائب سے بچنے کے ہیں۔ اسیطرح سَلَمَ الْجِلْدَ کے معنے ہیں سلم سے چمڑے کی دباغت کر دی۔ اور دباغت بھی چمڑے کو گلنے سے بچانے کے لئے کرتے ہیں۔ پس اس میں بھی حفاظت کے معنے شامل ہیں۔ اسیطرح کہتے ہیں سَالَمَهٗ جس کے معنے ہوتے ہیں۔ اس سے مصالحت کی۔ اور صلح کرنے میں بھی حفاظت مدنظر ہوتی ہے۔ اسیطرح کہتے ہیں تَسَلَّمَ الشَّيْءَ خلال چیز کو اس نے پکڑ لیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ اور جب کوئی چیز قبضہ میں آجاتی ہے تو وہ بھی حفاظت میں ہو جاتی ہے اسی طرح اِسْتَسْلَمَ السَّيْءَ کا محاورہ ہے۔ جس کے معنے ہیں کھیتی نے استسلام کیا۔ یعنی کھیتی میں دانہ پڑ گیا۔ اس میں بھی حفاظت کے معنے ہیں۔ کیونکہ جب تک کھیتی میں دانہ نہ پڑے اس وقت تک کسان اس وقت مطمئن نہیں ہوتا اور جب دانہ پڑ جائے تو پھر ایک حد تک وہ اسے محفوظ خیال کرتا ہے۔ پھر سَلَامٌ خدا کا نام ہے جو ہر قسم کے نقص اور عیب سے پاک ہے ..... غرض س ل م میم یہ تینوں حروف آگے پیچھے ہو کر جس طرح بھی آئے عربی زبان میں ان کے معنے حفاظت کے ہی ہوتے ہیں۔ پس اسلام کے معنے یہ ہوئے کہ ایسے افعال بجالانا جن سے انسان ہلاکت سے محفوظ ہو جائے۔ گویا اس نام میں ہی اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض بتا دی ہے جو یہ ہے کہ لوگ خدا تعالےٰ کے غضب سے محفوظ ہو جائیں۔ اور آپس کے لڑائی جھگڑوں سے نجات پا جائیں۔ یعنی ایک طرف تو ان کا اللہ تعالےٰ سے مضبوط تعلق قائم ہو جائے اور دوسری طرف وہ بنی نوع انسان سے ایسا اچھا سلوک رکھیں کہ ان میں باہم محبت اور یگانگت پیدا ہو جائے اور فتنہ و فساد دنیا سے مٹ جائے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ حج صفحہ ۱۳۶ ، ۱۳۷)

درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ نا حال بیمار ہیں کل سے حالت زیادہ تشویشناک ہے پیچش کا کوئی افاقہ نہیں ملا۔ بلڈ پریشر کا بھی بہت زیادہ اثر ہے دوستوں سے دعا کی درخواست ہے۔

(نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ)

مارشل لا کے نفاذ سے ملک کو تباہ کرنے کی کوششیں ناکام ہو گئی ہیں

سابق مرکزی وزیر اطلاعات مسٹر عبدالوحید خان اور دوسری ممتاز شخصیتوں کا ردعمل

لاہور ۲۸ مارچ۔ سابق مرکزی وزیر اطلاعات مسٹر عبدالوحید خان نے مارشل لاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک کو تباہی سے بچانے کے لئے مارشل لاء کا نفاذ ایک بروقت اقدام ہے انہوں نے کہا کہ بعض لوگوں نے جمہوریت کے پردے میں ملک کو تباہ کرنے کی کوششیں شروع کر رکھی تھیں۔ خدا کا شکر ہے کہ مارشل لاء کے نفاذ نے ان کے یہ ناپاک عزائم خاک میں ملا دیئے ہیں

مسٹر عبدالوحید خان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر اس وقت مارشل لاء نافذ نہ کیا جاتا تو نہ جانے پاکستان کی حالت کیا ہوتی۔ جمہوریت کے پردے میں تشدد اور تخریبی کارروائیوں کی وجہ سے ملک کی معیشت مفلوج ہو گئی تھی انہوں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ مارشل لاء نافذ کر دیا گیا اور ملک تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچ گیا۔ سابق مرکزی پارلیمانی سیکرٹری نواب جام صادق علی نے کہا ہے کہ صدر ایوب خان نے پاکستان مسلح افواج کے سربراہ جنرل محمد یحییٰ خان کو تمام اختیارات سونپ کر پاکستان کو دوسری مرتبہ تباہ ہونے سے بچا لیا ہے انہوں نے کل ایک بیان جاری کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ صرف یہ ملک ہی نہیں بلکہ تمام دنیا صدر ایوب کے اس کارنامہ کو کبھی نہیں بھولے گی کیونکہ انہوں نے یہاں کے پس ماندہ اور بکھرے ہوئے لوگوں کو اکٹھا کر کے ایک مضبوط قوم بنا دیا۔

نواب جام صادق علی نے کہا کہ جنرل یحییٰ خان میں وہ تمام ذہنی و قلبی خوبیاں موجود ہیں جو ایک سربراہ میں ہونی چاہئیں اور عوام کے دلوں میں جو غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں وہ انہیں اپنی اپنی خوبیوں سے ختم کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کے عوام مارشل لاء ایڈمنسٹریشن سے پوری طرح تعاون کریں گے۔ قوم کو جنرل یحییٰ پر مکمل اعتماد ہے۔

قومی اسمبلی میں مسلم لیگ کے سابق رکن میر نبی بخش زہری نے پاکستان کی مسلح افواج کو زبردست خراج تحسین پیش کیا کہ انہوں نے ایک مرتبہ پھر آگے بڑھ کے ملک اور قوم کو تباہی سے بچا لیا۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی بحران نے ملک کے وجود کو خطرے میں ڈال دیا تھا۔ اور اب اس کے سوا اور کوئی راستہ نہ تھا کہ ملکی معاملات کی باگ ڈور مسلح افواج کے سپرد کر دی جائے۔ جنہوں نے ہر نازک موقع پر قوم کی مدد کی۔

راولپنڈی کی ایک سماجی کارکن خاتون اور اسلام آباد سے شائع ہونے والے جیدے دینکا کی مدیرہ بیگم شفیع احمد نے ملک میں مارشل لاء کے نفاذ کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ قوم جنرل یحییٰ خان کی تہہ دل سے ممنون ہے انہوں نے ملک کو تباہی سے بچا لیا یہ بات پاکستانیوں کے لئے قابل فخر ہے کہ گزشتہ گیارہ برس کے دوران مسلح افواج نے تین مرتبہ یعنی ۵۸ء ، ۶۵ء اور ۶۹ء میں ملک کو بیرونی اور اندرونی خطرات سے بچایا دنیا کے کسی اور ملک کی افواج نے کبھی اس قدر جذبہ حریت کا اظہار نہیں کیا۔

سرکاری دفاتر میں تمام زیر تصفیہ معاملات ایک ماہ کے اندر نمٹانے کی ہدایات

ماتحت محکموں کے سربراہ رفتار کار کی ہفتہ وار رپورٹیں پیش کریں گے

لاہور ۲۸ مارچ۔ مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری نے صوبے کے تمام محکموں کے سربراہوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ایک ماہ کے اندر تمام تصفیہ طلب معاملات کا فیصلہ کر دیں اور کام کی رفتار کے بارے میں اعلیٰ حکام کو ہفتہ وار رپورٹ پیش کریں۔ چیف سیکرٹری نے یہ حکم بھی دیا ہے کہ کسی بھی سرکاری ملازم کو بیماری یا کسی خاص ضرورت کے سوا چھٹی نہ دی جائے چیف سیکرٹری نے یہ اقدام پچھلے ۵ ماہ کے دوران دفتری امور کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی کے لئے کیا ہے۔

صوبائی چیف سیکرٹری کی طرف سے یہ ہدایت بدھ کے روز جاری کی گئی اس میں کہا گیا کہ گزشتہ ۵ ماہ کے دوران صوبہ میں جو صورت حال رہی اس کی وجہ سے دفتری امور کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے اور متعدد معاملات ایسے ہیں جن پر توجہ نہیں دی جا سکی اب ان معاملات کو فوری طور پر طے کرنے کے لئے فوری اقدامات کرنا ضروری ہے۔ ہدایت میں اس خواہش کا اظہار کیا گیا ہے کہ تمام زیر تصفیہ معاملات کا آئندہ ماہ کے آخر تک فیصلہ کر دینا چاہیئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵